بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدينة المامون دافع دجال و طاعون

بنام
دجال اور طاعون سے محفوظ شہر مدینہ

تحریر

ابو الامین محمد مبین عطاری مدنی (برمنگھم، انگلینڈ)

نظر ثانی

شیخ الحدیث ، شہسوار میدان تدریس، ماہر علوم عقلیہ، مولانا حافظ شفیق مدنی دامت مکارمہم (خان پور، پاکستان)

دجال اور طاعون سے محفوظ شہر مدینہ

قال رسول الله ﷺ،على أنْقَابِ المَدِينَةِ مَلاَئِكَةٌ، لا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ و لا الدَّجَّالُ وقال:"ليس مِنْ بَلَدٍ إلاّ سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ، إلا مَكَّةَ والمَدِينَةَ، لَيسَ نَقْب مِنْ أَنْقَابِها إلاّ عَلَيْهِ المَلائِكَةُ صافِّينَ يَحْرُسُونَها، فَيَنْزِلُ السَّبْخَةَ، فَتَرْجُفُ المَدِينَةُ بأهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَيَخْرُجُ إلَيْهِ كُلُّ كافِرٍ ومُنافِقٍ"

ترجمہ،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مدینہ کے دروازوں پر فرشتے ہیں، نہ وہاں طاعون داخل ہوگا اور نہ دجال۔" اور فرمایا: "کوئی شہر ایسا نہیں ہوگا جسے دجال روندنہ ڈالے، سوائے مکہ اور مدینہ کے۔ ان کے ہر دروازے پر فرشتے صف بستہ پہرا دیتے ہوں گے جو ان کی حفاظت کریں گے۔ دجال (مدینہ کے قریب) سبخہ میں اترے گا، مدینہ اپنے باشندوں کے ساتھ تین جھٹکے لے گا، تو ہر کافر اور منافق اس کی طرف نکل کر چلا جائے گا۔" (مصابیح السنہ،کتاب المناسک،جلد2،صفحہ نمبر301،التراث)۔

ابو العباس القرطبی (متوفی 656ھ) رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے "المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم "میں فرماتے ہیں ،
"والطاعون الموت العام الفاشي، ويعني بذلك أنه لا يكون في المدينة من الطاعون مثل الذي يكون في غيرها من البلاد، كالذي وقع في طاعون عمواس والجارف وغيرهما، وقد أظهر الله صدق رسوله ﷺ؛ فإنه لم يُسمع من النَّقلة ولا من غيرهم مَن يقول أنه وقع في المدينة طاعون عام، وذلك ببركة دعاء النبي ﷺ حيث قال: اللهم صححها لنا.، وهو وإن لم يدخل المدينة إلا أنه يأتي سبختها من دُبُرِ أُحُد فيضرب هناك رواقه فترجف المدينة بأهلها ثلاث رجفات، فيخرج إليه منها كل كافر ومنافق، كما يأتي في حديث أنس في كتاب الفتن، ثم يهم بدخول المدينة، فتصرف الملائكة وجهه إلى الشام، وهناك يهلك بقتل عيسى ابن مريم إيَّاه بباب لُدٍّ

، ترجمہ،طاعون سے مراد موت کی وہ وبا ہے جو عام طور پر پھیلتی ہے، اور اس کا مطلب یہ ہے کہ مدینہ میں طاعون اس طرح نہیں ہوگا جس طرح دوسرے شہروں میں ہوتا ہے، جیسے کہ طاعون عمواس اور الجارف وغیرہ میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی صداقت کو ظاہر کیا؛ کیونکہ راویوں میں سے کسی نے بھی نہیں سنا کہ مدینہ میں کبھی عام طاعون آیا ہو، اور یہ نبی ﷺ کی دعا کی برکت سے ہے، جہاں آپ ﷺ نے فرمایا: "اللھم صححھا لنا" (یا اللہ، ہمارے لیے اسے صحت مندبنا)۔دجال کے اگرچہ وہ مدینہ میں داخل نہیں ہوگا، لیکن وہ اس کے عقب سے احد کے پیچھے سبخہ میں آئے گا اور وہاں اپنا خیمہ لگائے گا۔ مدینہ اپنے باشندوں کے ساتھ تین جھٹکے لے گا، اور ہر کافر اور منافق اس دجال کی طرف نکل کر چلا جائے گا(صرف مومن مدینہ پاک میں رہ جائیں گے)، جیسا کہ کتاب الفتن میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آتا

ہے۔ پھر وہ مدینہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے گا، لیکن فرشتے اس کا چہرہ شام کی طرف موڑ دیں گے، اور وہاں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھوں باب لدپر قتل ہونے کے باعث ہلاک ہوگا۔(المفہم ،جلد3، صفحہ نمبر495،التراث)۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 852ھ)حدیث پاک کے اس حصہ "مدینہ اپنے باشندوں کے ساتھ تین جھٹکے لے گا" کے حوالے سے فرماتے ہیں،

"يَحْصُلُ لَهَا زَلْزَلَةٌ بَعْدَ أُخْرَى ثُمَّ ثَالِثَةٌ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهَا مَنْ لَيْسَ مُخْلِصًا فِي إِيمَانِهِ وَيَبْقَى بِهَا الْمُؤْمِنُ الْخَالِصُ فَلاَ يُسَلَّطُ عَلَيْهِ الدَّجَّالُ"۔

یعنی،مدینہ میں ایک زلزلہ آئے گا، پھر دوسرا، پھر تیسرا، یہاں تک کہ جو شخص اپنے ایمان میں مخلص نہیں ہوگا، وہ مدینہ سے نکل جائے گا اور وہاں صرف خالص مومن ہی رہ جائے گا، اور دجال کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔(فتح الباری ،جلد4، صفحہ نمبر96،التراث)۔

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 774ھ) نے النھایہ میں اس زلزلے کے حوالے سے فرمایا ،

ويسمى يومئذ يوم الخلاص، وَهِيَ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:إنها طيبة تَنْفِي خَبَثَها ويضوعَ طيبُهَا،وَالْمَقْصُودُ أَنَّ الْمَدِينَةَ تَكُونُ عَامِرَةً أَيَّامَ الدَّجَّالِ، ثم تكون عامرة في زمان المسيح عيسى ابن مريم رَسُولِ ، حَتَّى تكون وفاته بها ودفنه فيها ثم يخرج الناس منها بعد ذلك كما سبق.

یعنی، اس(زلزلے والے) دن کو "یوم الخلاص" کہا جائے گا، اور جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ (مدینہ) طیبہ ہے، اپنے خبث (گندگی) کو نکال دے گی اور اس کی خوشبو پھیل جائے گی" مدینہ دجال کے دنوں میں آباد ہوگا، پھر یہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے زمانے میں بھی آباد رہے گا، یہاں تک کہ ان کی وفات اور تدفین بھی مدینہ میں ہوگی، پھر اس کے بعد لوگ وہاں سے نکل جائیں گے ۔(النھایۃ في الفتن والملاحم،جلد 1، صفحہ نمبر 207، التراث)

اس حدیث وشرح سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوئیں۔

1. مدینہ کی خاص حیثیت اور اس کی حفاظت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، جو اس کی عظمت کو ظاہر کرتی ہے۔
2. مدینہ میں رہنے والے خالص مومن ہوں گے، جو ایمان کی پاکیزگی اور خالصیت کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔

3. دجال کے فتنے کی شدت اور اس کے شر سے بچنے کے لیے ہمیں اپنے ایمان کو مضبوط رکھنا چاہیے۔
4. اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے، جس سے ہمیں اللہ پر بھروسہ اور یقین رکھنے کی ترغیب ملتی ہے۔
5. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کردار اور ان کی آمد دجال کے فتنے کا خاتمہ کرنے میں اہم ہے، جو ہمیں انبیاء کی قدر و منزلت کا احساس دلاتی ہے۔
6. نبی ﷺ کی دعاؤں کی برکت سے مدینہ میں طاعون نہیں آتا، جو دعاؤں کی اہمیت اور ان کے اثرات کو ظاہر کرتی ہے۔
7. مدینہ منورہ کی پاکیزگی اور گندگی سے پاک ہونے کا درس ہمیں صفائی اور طہارت کی اہمیت سمجھاتا ہے
8. اسی طرح ایک اور معجزہ، نبی کریم ﷺ کا واضح ہوا کہ آپ نے ایک ایسے واقعے کی پیش گوئی کی جو یقینی طور پر پیش آنے والا تھا۔ اس میں مدینہ کی فضیلت اور اس کے مخلص مومنین کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔
9. اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ کی عادت مبارکہ ہے کہ وہ باطل کے مقابلے میں حق کو قائم فرمادیتا ہے جیسے دجال کے مقابلے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو مقرر فرمائے گا۔

تمت بالخیر

———◈☆◈

مزید احادیث وشرح، فتاوی، آرٹیکل پڑھنے اور اسلامک ویڈیوز کے لئے سوشل میڈیا اکاونٹس فالو کرنے کیلئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

فیس بک پیج لنک۔

نور حدیث وفتوی

ٹک ٹاک لنک ۔

Mobeen Attari Madani

انسٹاگرام لنک۔

Mobeen Attari Madani

❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄